www.emarsiya.com

مرثیہ نمبر ۷

بند ۱۷

حضرت امام حسین علیہ السلام

(۱) شکل بشر میں مقصد قدرت حسینؑ ہے
تابندگی نورِ حقیقت حسینؑ ہے
خلاق دو جہان کی طاقت حسینؑ ہے
شیطانیت کے واسطے ضربت حسینؑ ہے
تخلیق کائنات کی تدبیر ہے حسینؑ
اچھائیوں کا کاتبِ تقدیر ہے حسینؑ

☆☆☆

(۲) ہر اک جہاں کا چشمۂ رحمت حسین ہے
خوشنودئ خدا کی ضرورت حسینؑ ہے
بے آسرا کی رحمت و برکت حسینؑ ہے
یہ ہے سبب جو شاہِ فضیلت حسین ہے
اللہ کے حبیب کا دلبر ہے یہ حسین
چوتھا یہ سچ ہے شافعِ محشر ہے یہ حسین

☆☆☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

(۳)اچھائی بولی دیکھ کے چہرہ حسینؑ کا
جلوہ حسیں ہے کتنا شہِ مشرقین کا
مہتاب ہے یہ فاتحِ بدرو حنین کا
عرشِ بریں مرید ہے اس نورِ عین کا
بتلا رہا ہے حسن یہ کیا کیا حسین ہے
نورِ خدائے پاک کا دریا حسین ہے

☆☆☆

(۴)اس نور سے ہوئی ہے یہ تخلیق کائنات
چودہ طبق بھی دن یہ بنے ہیں نبی ہے رات
مشکور اس کی کیوں نہ ہوں جتنی ہیں یہ حیات
یہ تو بہاتا رہتا ہے دریائے حق صفات
اس نور سے حیات نے پائی ہے روشنی
جلوہ فشاں ہے اس سے ستاروں کی چاندنی

☆☆☆

(۵)اس نور سے ہیں جو بھی وہ حق کا وقار ہیں
دین رسولؐ پاک کے وہ تاجدار ہیں
اس نور نے بنائے یہ لیل و نہار ہیں
یہ ہی سبب ہے اس پہ جو آدمؑ نثار ہیں
قدرت کو ناز جس پہ ہے یہ ایسا نور ہے
رہتا اندھیرا اس سے سدا دورِ دور ہے

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

(٦)یہ نور ایسا نور ہے جو با شعور ہے
جو رنگتِ حقیقتِ ربِّ غفور ہے
اس کا مزاج سمجھے ہوئے کوہ طور ہے
گھبراتا اس کے سامنے ہر اک فتور ہے
یہ خود سروں کے واسطے خنجر کی دھار ہے
شبنم کہیں پہ یہ کہیں شعلہ و نار ہے

☆☆☆

(٧)اس نور کا جواب نہیں کائنات میں
جلوے بڑے دکھاتا ہے گھنگور رات میں
ظلمت جھنجھوڑ دیتا ہے یہ بات بات میں
شر کی کمر ہے توڑتا ہے ایک لات میں
کرتا ہے حق کے کام یہ سارے بڑے بڑے
باطل کو روندھ دیتا ہے رن میں کھڑے کھڑے

☆☆☆

(٨)اس نور نے فقیروں کو سلطاں بنا دیا
پھونکوں سے اس نے کوہِ ستم کو اڑا دیا
دینِ خدا کے نام کا ڈنکہ بجا دیا
مظلومیت کے خون میں باطل بہا دیا
وقت گراں میں صبر کی تلوار بن گیا
حق کی رضا کی آہنی دیوار بن گیا

☆☆☆

Scanned with OKEN Scanner

(۹)اس نور نے بنائے مقدر بڑے بڑے
حق پہ لٹائے اپنے ہیں گوہر بڑے، بڑے
رن میں دکھاکے حیدری جوہر بڑے بڑے
فی النّار کر گیا ہے ستمگر بڑے بڑے
حق کی رضا کا یہ بڑا معمار بن گیا
تخلیقِ کائنات کا مختار بن گیا

☆☆☆

(۱۰)اس نور نے ہی درس دیا یہ جہان کو
ظلم و ستم کی فوج سے بھی بے زبان کو
کردو لڑکے زیر ہر اک بے ایمان کو
کردو بلند خلق میں حق کے نشان کو
زور عطش سے کفر کی ہستی بگاڑ دو
انگلی سے قصرِ ظلم کے در کو اکھاڑ دو

☆☆☆

(۱۱)کرب و بلا میں جاکے یہ جسدم عیاں ہوا
سوکھا ہوا ہر ایک شجر گل فشاں ہوا
ہر زرہ جو زمین کا تھا کہکشاں ہوا
معنجر نما یہ کون ہے جو مہرباں ہوا
جس کے قدم کے دھرتے ہی منظر نکھر گیا
صحرائے کربلا کا مقدّر سنور گیا

☆☆☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

(۱۲)بولی بہار آ کے یہ گلزارِ خلد سے
لائی ہوں گل خرید کے بازارِ خلد سے
حاصل کیا ہے حسن کو دربارِ خلد سے
خوشبو کی بھیک لائی ہوں مختار خلد سے
اِس نورِ با شرف کی سخاوت عظیم ہے
صحرا کے حق میں اس کی کرامت عظیم ہے

☆☆☆

(۱۳)صحرا یہ بولا مجھکو تو اب ہے جلا ملی
قسمت سے لازوال ہے جو وہ ضیا ملی
عرش علا سے بڑھ کے مجھے ارتقا ملی
سر کو مرے قیادتِ نورِ صفا ملی
اب تو جھکینگے ساتوں فلک میرے سامنے
سجدے کریں گے سارے ملک میرے سامنے

☆☆☆

(۱۴)کیوں نہ غرور اپنے مقدّر پہ میں کروں
صد شکر کرکے اس کی تجلّی کا دم بھروں
اس کے ستارے توڑ کے آنکھوں میں نہ کیوں دھروں
میں کربلا ہوں وصف پہ اس کہ نہ کیوں مروں
شمس و قمر سے بڑھ کے اب میرا نصیب ہے
جو بادشاہِ نور ہے میرا حبیب ہے

☆☆☆

www.emarsiya.com

(۱۵) اے نور تیرے نقشِ قدم بے مثال ہیں
جتنے کیئے ہیں مجھ پہ کرم بے مثال ہیں
جتنے رکھے ہے تو وہ بھرم بے مثال ہیں
اہل حشم میں تیرے حشم بے مثال ہیں
کچھ تو تعارف اپنا کرادیئے تو کون ہے
اسم گرامی اپنا بتادے تو کون ہے

☆☆☆

(۱۶) مانا کہ نور ہے مجھے لگتا ہے تو بشر
صورت کو تیری دیکھ کے شرماتا ہے قمر
لگتا ہے تو کسی بڑے معصوم کا پسر
شمشیر جیسی لگتی ہے مجھکو تری نظر
تیری ادائیں موت ہیں ظلمت کے واسطے
آیا ہے کیا یہاں پہ شہادت کے واسطے

☆☆☆

(۱۷) کہتا ہے نورِ نینوا سن تھام کر جگر
میں ہوں حسینؑ بنتِ پیمبرؐ کا شیر نر
آیا ہوں ظلمتوں کی یہاں توڑنے کمر
حق سے رہوں گا کرکے میں دنیا کو باخبر
اپنی میں تجھ میں اک نئی بستی بساؤں گا
اپنے لہو سے تجھکو میں رنگیں بناؤں گا

☆☆☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

(۱۸) یہ کربلا کی سنتے ہی تھرا گئی زمیں
کہنے لگی وہ آنے لگی فوجِ بدیقیں
خیمے فرات سے نہ ہٹانے لگیں لعیں
ترسے نہ پانی کو یہاں یہ شاہِ مومنیں
بچ جائے ظلم و جور سے تدبیر کیا کروں
میں میزباں ہوں خدمتِ شبیرؑ کیا کروں

☆☆☆

(۱۹) محسوس کرکے شاہ نے احساسِ کربلا
فرمایا کر نہ فکر تو میری قیام جا
مقصد میں ساتھ لایا ہوں پروردگار کا
عظمت تری بڑھا کے رہوں گا میں با خدا
تو نہ پریشاں ہو میری ضیافت کے واسطے
تو ساتھ دیگی میرا ہدایت کے واسطے

☆☆☆

(۲۰) وہ تو سمجھ لے جو ترے مہمان کی ہے بات
میری نظر میں جادۂ یزدان کی ہے بات
بتلاؤں گا یہاں پہ جو ایمان کی ہے بات
جتنے بھی ہونگے بولتے قرآن کی ہے بات
تیری بھی بات ہے بڑی اے دشت کربلا
نازاں رہیگا تجھ پہ ہمیشہ مرا خدا

☆☆☆

www.emarsiya.com

(۲۱)قیمت ہے تیری جو بھی ادا کررہا ہوں میں
تجھکو جوابِ عرشِ علا کررہا ہوں میں
یہ کام کرکے کامِ خدا کررہا ہوں میں
فخرِ جناں بنا کے دعا کررہا ہوں میں
جنت جہاں میں آٹھویں کہلائے کربلا
در بخششوں کے واسطے بن جائے کربلا

☆☆☆

(۲۲)قیمت تو تیری دے چکا یہ شاہ دین ہے
مالک تیرا یہ ابنِ شہ مرسلین ہے
اہلِ وفا کی ملکیت اب تو زمین ہے
اب تاجدار تیرا شہ مومنین ہے
تو آج سے ہی فخرِ سلیمانؑ بن گئی
ہر اک زمین خلق کی سلطان بن گئی

☆☆☆

(۲۳)اتنے میں اور شامیوں کی فوج آگئی
کالی گھٹا سی آکے وہ میداں پہ چھا گئی
تیاریاں وہ لڑنے کی اپنی دکھا گئی
جتنی خطا تھیں کرنی مفصل بتا گئی
پیکاں ستم کے خیموں پہ برسانے وہ لگی
آلِ نبی پاک کو تڑپانے وہ لگی

☆☆☆

www.emarsiya.com

(۲۴) چلا کے بولے سرور دیں سے وہ بد یقیں
کچھ امیرِ شام کی بیعت اے شاہ دیں
ورنہ شہید تم کو کریں گے یہ اہل کہیں
رستہ ملیگا جانے کا تم کو نہ اب کہیں
ہندوستان جانے کی باتیں نہ تم کرو
دین خدا کی رہبری کادم نہ تم بھرو

☆☆☆

(۲۵) دیتے ہیں وقت آپ کوسمجھو ہماری بات
بیعت کرو یزید کی کتنی ہے پیاری بات
بیعت کے بعد مان لیں گے ہم تمہاری بات
سمجھو نہ سمجھو آپ کی ہے اختیاری بات
بیعت کے بعد واقعی تم بخشے جاؤ گے
سرمایا عیش کا بڑا حاکم سے پاؤ گے

☆☆☆

(۲۶) سمجھو حسین آپ کے گھر بار ساتھ ہے
بنتِ رسول پاک کا گلزار ساتھ ہے
اک شیر خوار ساتھ ہے بیمار ساتھ ہے
بای سکینہ زینب ناچار ساتھ ہے
چھوٹی سی فوج آپ کی سب ماری جائیگی
ہر گز امان جنگ میں ہم سے نہ پائیگی

☆☆☆

www.emarsiya.com

(۲۷) اس مشورے میں خیر ہے آپ اس کو مان لیں
بیعت کریں امیر سے دولت کی کان لیں
طوفان ہوگا ظلم کا یہ آپ جان لیں
بھاری ہے وقت جان بچانے کی ٹھان لیں
ایسا کرو نہ کام جو بالکل فضول ہو
وہ کیجئے میرِ شام کو جو بھی قبول ہو

☆☆☆

(۲۸) بولے یہ شاہ جوش میں اے بد ترین فوج
دیکھو چھپائے مار ہے وہ آستینِ فوج
کیا اپنے آپ کو ہے سمجھتی لعینِ فوج
دوزخ پکارتا ہے تجھے بد یقین فوج
سبطِ رسول کرکے نہ بیعت یزید کی
پتھر پہ پھوڑ ڈالیگا قسمت یزید کی

☆☆☆

(۲۹) او بے حیاؤ تم مجھے سمجھا رہے ہو کیا
تم خود ہی سوچو مجھکو یہ بہکا رہے ہو کیا
فاسق یزید کی کمی دکھلا رہے ہو کیا
ہنداں کو اپنے ذہن میں نچوا رہے ہو کیا
حیدر سے ہم بھی شیر ہیں رب کریم کے
ہم شر کو خوب دیتے ہیں پیالے جہنم کے

☆☆☆

www.emarsiya.com

(۳۰) سمجھا دو میری سمت سے جاکر یزید کو
ہندا کے پوتے شام کے حاکم پلید کو
تھوڑی سی عقل دیکے بتا دو بلید کو
ٹھکرا دیا ہے بیعت دوزخ رسید کو
بیعت نہ کرکے فاطمہؑ کے نور عین نے
زندہ ہی دفن کردیا تجھکو حسینؑ نے

☆☆☆

(۳۱) اتنا سنا تو شام کا ہر اک جفا شعار
کہنے لگا کہ تم نہیں مانو گے باوقار
ہوگا یہ گرم جلد ہی میدان کار زار
دشواریاں سہوگے بڑی حق کے تابعدار
لگتا ہے ایسا لاشوں پہ لاشے اٹھاؤ گے
دانستہ کائنات سے پیاسے ہی جاؤ گے

☆☆☆

(۳۲) یہ کہہ کہ شامیوں نے کی حملوں کی ابتدا
حملوں کو روکتے ہوئے انصار باوفا
کہتے ہیں یہ حسینؑ سے اے شاہ کربلا
فی النار اِن کو کرنے کی دیجئے ہمیں رضا
دید و جو اذن ہم کو علی کے اے نامور
جاکے سروں کو اُن کے اڑا دیں یہ شیر نر

☆☆☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

(۳۳)دیکھو تو سر اٹھائے ہوئے ہیں بڑے شریر
خیموں کی سمت بڑھتے ہوئے داغتے ہیں تیر
خیموں کے پاس تک نہ چلے آئیں بد ضمیر
بیچین ہم ہیں لڑنے کو اے شاہ دستگیر
خواہش ہے اُن کے جسم سے ہم خوں نچوڑ کر
رکھدیں سر غرورِ نجس کو مروڑ کر

☆☆☆

(۳۴)پاکر رضا حسین سے وہ با وفا چلے
جم کے وہ بولے میداں میں دکھلا کے ولولے
مردود یہ تو سائے میں شیطاں کے ہیں پلے
ہرگز یہ حق کے ہو نہیں سکتے کبھی بھلے
تیغیں پڑھائینگی انھیں اب درس کبریا
بچنا محال اب ہے جہنّم رسید کا

☆☆☆

(۳۵)مصروف کارزار میں ہیں شہ کے جاں نثار
فی النّار ہو رہی ہے بڑی فوجِ نابکار
سر کٹ کے اڑ رہے ہیں تڑپتے ہیں بد شعار
دریا ساخوں کا بن گیا میدانِ کار زار
انصارِ شہ کے خوف سے لرزش فضا میں ہے
بھونچال دہشتوں کا بڑا اشقیا میں ہے

☆☆☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

(۳۶) دکھلا کے اپنی دشت میں جولانیاں دلیر
کیا خوب فوج شام کو کرکے رہے ہیں زیر
رن میں عدو کے لاشوں کا ہر سو لگا کے ڈھیر
جنت کی سمت چلدئے سبطِ نبیؐ کے شیر
کہتے تھے دادِ جنگ ہم لیں گے رسولؐ سے
حیدرؑ سے مجتبیٰؑ سے جناب بتولؑ سے

☆☆☆

(۳۷) پھر آئے رن میں بیشۂ ہاشم کے سورما
اٹھارہ بھائی زینبؑ مضطر کے باوفا
زینب کے نونہال اور فرزند مجتبیٰؑ
اصغر سا طفل اور علی اکبر سا مہ لقا
روشن یہ خوں سے دیں کا گلستان کر گئے
معراج دیکے نصرتِ شہ کو گذر گئے

☆☆☆

(۳۸) رن میں اکیلے سرورِ ذیشان رہ گئے
کوہ گراں غموں کے کلیجے پہ سہہ گئے
بولے یہ روکے خوں میرے شیروں کے بہہ گئے
پیغام موت مجھ سے یہ آ کے کہہ گئے
اب تو حسین کوئی بھی باقی نہیں رہا
کاٹیں گے اشقیا ترا سوکھا ہوا اگلا

☆☆☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

(۳۹) اصغر کو دفن کرتے ہی زہراؑ کا مہ لقا
خیمے کی سمت رخ پہ لگائے لہو چلا
تھا پیچھے پیچھے رنج و مصیبت کا قافلہ
سائے میں اپنے شہ کو لئے ابرِ سوگ تھا
خیموں کی سمت بڑھتے چلے جاتے ہیں حسینؑ
شکرِ خدا لبوں پہ بجا لاتے ہیں حسینؑ

☆☆☆

(۴۰) خیمے کے در پہ جاتے ہی سبطِ رسولؐ نے
خواہر سے یہ بیاں کیا زہراؑ کے پھول نے
میرا چمن اجاڑ دیا ہے جھول نے
مجھ سے کہا ہے پھر یہ قضا کے نزول نے
رخصت تو ہو لو ثانیٔ زہرا سے اے حسینؑ
دے تو تسلی بیٹی کو بنتِ نبی کے چین

☆☆☆

(۴۱) آیا بہن میں تم سے ہوں رخصت کے واسطے
سر میرا اب کٹے گا حقیقت کے واسطے
تم میرے بعد میں ہو نصیحت کے واسطے
اہلِ حرم ہیں سب یہ مصیبت کے واسطے
ہو کر اسیر جاؤ گی کوفے سے شام تک
غم تم بڑے اٹھاؤ گی کوفے سے شام تک

☆☆☆

www.emarsiya.com

(۴۲)سائے میں اب تمہارے ہے بیمار کربلا
اس کو بڑا ستائیں گے رستے میں اشقیا
زنجیر اس کے پاؤں میں ڈالیں گے بے حیا
اس کو بچانا ہے تمہیں اے بنت مرتضیٰ
بیمار ہے حزیں ہے بڑا ناتوان ہے
عابد مرا یہ حق کی ولایت کی شان ہے

☆☆☆

(۴۳)ظالم مری سکینہ کو بیحد ستائیں گے
سید اپنوں کی پشت پہ درّے لگائیں گے
جتنے ستم ہیں ناگہاں سارے وہ ڈھائیں گے
ناقے کی ننگی پشت پہ سب کو بٹھائیں گے
ناقے کی پشت سے نہ سکینہ گرے بہن
ہوگا سفر تمہارا بڑا سخت پر محن

☆☆☆

(۴۴)زینبؑ نے باہیں ڈال کے گردن میں بھائی کی
مل مل کے دکھ ستائی نے ایسی دہائی کی
ساعت ہے یہ تو بھائی بہن کی جدائی کی
ہمت بڑھاتی تب وہ شہ کربلائی کی
بنتِ رسولِ پاک کی تصویر بن گئی
بھائی کے حق میں مادر دلگیر بن گئی

☆☆☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

(۴۵) مل کے بہن سے چلدیے میدان کو حسینؑ
دینے حیات مقصدِ یزداں کو حسینؑ
کیا ہے خدا بتانے انساں کو حسینؑ
فی النار کرنے شام کے شیطان کو حسینؑ
رن میں اکیلے فوج سے ٹکرائیں گے حسین
سر دیکے حق کا دین بچاجائیں گے حسین

☆☆☆

(۴۶) للکار کر یہ شہ نے بن سعد سے کہا
یہ نہ سمجھنا رن میں اکیلا میں رہ گیا
لڑکے غرور تیرا میں توڑوں گا با خدا
میں ہوں حسین فاتح خیبر کا لاڈلا
ہاتھوں میں میرے قوت پروردگار ہے
افضل ہے سب سے تیغ جو وہ ذوالفقار ہے

☆☆☆

(۴۷) اب ذوالفقار میری یہ جلوے دکھائے گی
تجھکو سقر کے راستے سارے بتائے گی
ندی یہ خون فوج کی رن میں بہائے گی
جتنے قضا کے ذائقے ہیں سب چکھائے گی
میدان کار زار میں آفت لئے ہوئے
چلتی ہے ذوالفقار قیامت لئے ہوئے

☆☆☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

(۴۸) بنا اگر ہے تجھکو خدا والا اک بشر
آ ابن سعد اس لئے تو سیدھی راہ پر
مجھ سے سمجھ لے دینِ حقیقت کو بے خبر
ورنہ زمانہ تجھکو ہمیشہ کہیگا خر
انساں ہے گر تو آمرے دامن کو تھام لے
حیواں نہ بن تو عقلِ مصمّم سے کام لے

☆☆☆

(۴۹) میداں میں پھر حسین نے شمشیر تول کر
فرمایا میں نہ اب تمہیں چھوڑوں گا اہل شر
اکبر کے میرے تم نے کلیجے کو چھید کر
کرکے شہید پیاسا ہی اصغر سا سیم بر
کوہِ گراں ستم کا بڑا مجھ پہ ڈھا دیا
مجھکو تو چلتا پھرتا ہی لاشا بنا دیا

☆☆☆

(۵۰) اے بد نصیبوں تم پہ یہ آفت کا وقت ہے
آنے کو تم پہ رن میں قیامت کا وقت ہے
ما بینِ فوج یہ مری ہمت کا وقت ہے
سر پہ تمہارے اب مری ضربت کا وقت ہے
بعد علی میں شیر ہوں پروردگار کا
ڈنکہ رہیگا بج کے مری کار زار کا

☆☆☆

www.emarsiya.com

(۵۱)سبطِ رسولؐ کہتے ہی یہ حملہ ور ہوا
جو لشکرِ جفا تھا وہ زیر و زبر ہوا
حاوی ستمگروں پہ شہِ بحر و بر ہوا
رن سے فرار لشکرِ اہلِ سقر ہوا
حیدر کا زور رن میں دکھا کر حسین نے
لشکر پچھاڑ ڈالا شہِ مشرقین نے

☆☆☆

(۵۲)کتنی بڑی ہے دیکھو لڑائی حسینؑ کی
دیتی ہے ساری فوج دہائی حسینؑ کی
ہمت بڑی یہ کس نے دکھائی حسینؑ کی
شمشیر کیا علی نے چلائی حسین کی
ایسی کبھی نہ جنگ ہوئی بحر و بر میں ہے
سیلابِ موت آیا ہوا فوجِ شر میں ہے

☆☆☆

(۵۳)دکھلا رہا ہے تیغ کے سبطِ نبی ہنر
بہتے ہوئے ہیں خون کی ندی میں اہلِ شر
دہشت سے کانپتا ہے بنِ سعدِ بد گہر
ترکیب میں ہے تیغ سے بچنے کی بے خبر
بولا وہ رنگ دیکھ کے شہ کی جدال کا
سرور کا غیظ تو ہے غضب ذوالجلال کا

☆☆☆

(۵۴) شبیر سے ہے یا ہے یہ مشکل کشا سے جنگ
کل انبیاء سے مقصد خیر الوری سے جنگ
یا یہ ملائکہ سے ہے اوج وفا سے جنگ
سبط نبی سے یا ہے یہ دین خدا سے جنگ
بیشک بشر کو یہ تو بقا دیگی حشر تک
انسان کو یہ درس وفا دیگی حشر تک

☆☆☆

(۵۵) فوجوں کو اب تو جان بچانا ضرور ہے
برہم وغا میں عاشقِ رب غفور ہے
غیظ و غضب میں اترا ہوا ذی شعور ہے
ضربت سے اس کی رہنا تمہیں دور دور ہے
ہو جانہ اے لعینوں صفا یا جہان سے
بچ کر رہو لڑائی میں شاہِ زمان سے

☆☆☆

(۵۶) چلا رہے ہیں دشت میں شیطان کے رقیب
اب فوج نابکار تو دوزخ کے ہے قریب
شمشیر کی ہے دھار پہ رکھے ہوئے نجیب
کٹ کٹ کے اڑ رہے ہیں ملعون و بد نصیب
تنکوں کی طرح لاشے ہیں رن میں پڑے ہوئے
سرور لہو لہان ہیں تنہا کھڑے ہوئے

☆☆☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

(۵۷)آئی صدا یہ غیب سے عالم کے دست گیر
بیشک بڑا ہے خلق میں تو عاشقِ قدیر
جوہر ہیں تیرے جتنے بھی سارے ہیں بے نظیر
ٹکرا کے تجھ سے رن میں ہیں مرتے ہوئے شریر
اب تیغ اپنی روک لے امّت کے واسطے
سر دیدے اپنا دینِ حقیقت کے واسطے

☆☆☆

(۵۸)سن کر صدا یہ غیب کی شبیر نے کہا
یا رب رضا جو تیری ہے میری ہے وہ رضا
سرخم میں تیرے واسطے کرتا ہوں کبریا
رکھتا ہو اپنی میان میں شمشیر با وفا
میداں میں صبر و ضبط کے جوہر دکھاؤں گا
تیری خوشی کے واسطے سر کو کٹاؤں گا

☆☆☆

(۵۹)اتنے میں فوج شام نے نرغے میں لے لیا
پیکاں ستم کے کھانے لگا شاہ کربلا
نرغے کو تنگ کرتی بڑھی فوج اشقیا
ہے ظلم کے حصار میں زہرا کا مہ لقا
نیزوں پہ نیزے کھاتا ہے دلدار مرتضیٰ
گھوڑے پہ ڈگمگا تا ہے جرارِ مرتضیٰ

☆☆☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

(۶۰) رہوار سے زمین پہ شاہِ زمن گرے
سجدے میں کبریا کے شہ خستہ تن گرے
وقتِ اخیر بولتے وہ یہ سخن گرے
مجھ پر ہیں کربلا میں وہ رنج و محن گرے
رنج اتنے نہ اٹھائے کسی نورِ عین نے
کرب و بلا میں جتنے اٹھائے حسین نے

☆☆☆

(۶۱) سرور پہ تیغیں تولے ہوئے بد یقین آئے
نیزے لگانے شاہ کو شامی لعین آئے
خنجر چلانے سبطِ نبی پر کمین آئے
ظلم و جفا کی توڑنے حد بدترین آئے
ظالم تو ارد گرد ہیں سجدے میں ہیں حسینؑ
مشغولِ شکرِ حق میں ہے زہرا کا نورِ عین

☆☆☆

(۶۲) بولے یہ فوجی شاہ پر مل کر جفا کرو
جو حکم ہے یزید کا اُس سے وفا کرو
اب فرقِ شاہِ دین کو تن سے جدا کرو
نیزے پہ اونچا پھر اُسے اہلِ جفا کرو
گردن کو تن سے کاٹ کے زہرا کے لال کی
پامال لاش کردو شہِ خوشخصال کی

☆☆☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

(۶۳)خنجر نکالے ہاتھ میں شمر لعین ہے
وہ نحس و شوم الٹے ہوئے آستین ہے
سینے پہ شہ کے چڑھنے کو بد تر کمین ہے
دم توڑنے کو فاطمہ کا مہ جبین ہے
وہ بد عمل تو سینۂ شہ پر سوار ہے
خنجر کے نیچے گردن عالی وقار ہے

☆☆☆

(۶۴)منظر یہ دیکھتی تھی کھڑی خواہر حزیں
بیٹھا ہوا ہے بھائی کے سینے پہ بد یقیں
ہے ایڑیاں رگڑتا ہوا حق کا ناز نین
زینبؑ دہائی دیتی تھی تھراتی تھی زمیں
اے شمر یہ حسینِ علیہ السلام ہے
خنجر ہے جس پہ گردنِ شاہِ انام ہے

☆☆☆

(۶۵)یہ بوسہ گاہ احمدِ مرسل ہے با خدا
آبد عمل سے باز تو اپنے او بے حیا
سوکھے گلے پہ شاہ کے خنجر نہ تو چلا
اتنا بتادے کیا ہے مرے بھائی کی خطا
کیوں کاٹتا ہے گردن سبطِ رسول کو
مٹی میں کیوں ملاتا ہے زہرا کے پھول کو

☆☆☆

Scanned with OKEN Scanner

www.emarsiya.com

(٦٦) ظالم نے پھر بھی سن کے یہ خنجر چلا دیا
فرقِ حسینؑ جسم سے اُس نے جدا کیا
پیاسا شہید کر دیا زہرا کا لاڈلا
بے سر کے ہوگیا تن مہمانِ کربلا
کاٹا جو سر کو زینب مضطر کے سامنے
سیلابِ غم اُمنڈ پڑے خواہر کے سامنے

☆☆☆

(٦٧) نیزے پہ پھر لعینوں نے سر کو چڑھا دیا
گھوڑوں کو بھی حسین کے تن پر پھرا دیا
ظلم و ستم کی توڑ کے حد کو دکھا دیا
بنت نبی کو لاش پہ اتنا رولا دیا
رونے پہ فاطمہ کے لہو آسمان سے
آنسو رواں تھے عین رسولِ زمان سے

☆☆☆

(٦٨) زینب نے جب یہ دیکھا سناں پر حسین ہے
دلبر نبی کا فاطمہ کا نورِ عین ہے
خوں روتا ابن سرورِ بدر و حسینؑ ہے
قرآن پڑھتا فرقِ شہ مشرقین ہے
نیزے پہ دیکھو بولی وہ زندہ حسین ہے
سر کٹ کے جھکا بولے وہ بندہ حسینؑ ہے

☆☆☆

www.emarsiya.com

(۶۹) عابد سے اور سکینہ سے کرتی ہے یہ بیاں
نیزے پہ چڑھ چکا ہے پیمبرؐ کا جان جاں
ڈھونڈینگے جاکے گر اُسے تاروں کے درمیاں
نہ مل سکیگا ہم کو کہیں یہ شہ زماں
دیدار کرکے نیزے پہ عالی وقار کا
ماتم کرو کہ غم ہے شہ نامدار کا

☆☆☆

(۷۰) اہل حرم میں ماتمِ شبیر ہے بپا
ننھی سکینہ پڑھتی ہے نوحہ حسین کا
بابا مرا جہان سے پیاسا چلا گیا
کھاتا پچھاڑیں روکے ہے بیمار کربلا
کہتا ہے اپنے باپ کا میں غم مناؤں گی
تا زندگی میں خون کے آنسو بہاؤں گی

☆☆☆

(۷۱) کشور نے یہ جو مرثیہ شبیرؑ کا لکھا
سن کے جناں میں کہتے ہیں محبوب کبریا
میرے پسر کی جنگ کا نقشہ دکھا دیا
اجرت میں اس کو دوں گا میں فردوس با خدا
اس مرثیے پہ ماہ مودت کی چاندنی
قربان ہو رہی ہے عقیدت کی چاندنی

☆☆☆